صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 25

منگل 21 جون 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 21 جون 2016ء 15 رمضان 1437 ہجری 21 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 141

محبت الٰہی کیلئے حضرت مسیح موعود کی دعا

اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ 17 جون 2016 میں یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

خداتعالیٰ کو دیکھنے کیلئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہوگی تو خداتعالیٰ بہت دعائیں سنتا اور اپنی تائیدات ظاہر فرماتا ہے

رمضان کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ قبول دعا کی شرائط، اصول اور دعا کی فلاسفی

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ خداتعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جون 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جون 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ آیت 187 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں رمضان اور دعاؤں کی قبولیت کے خاص تعلق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسا ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قریب آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو محسوس کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے ان شرائط پر عمل کرنا ہوگا کہ خداتعالیٰ کی بات سنو، اس کے احکامات پر عمل کرو اور اس کی تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ پیدا کریں کہ خدا ان کی آواز کو سنے اور پھر اس بات پر ایمان ہو کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کی شرائط، اس کے حصول اور اس کے فلسفہ وغیرہ پر حضرت مسیح موعود نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعاؤں کی قبولیت کے اصول بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول دعا میں ہماری خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ جس طرح ماں اپنے بچے کو آگ کا انگارہ ہاتھ میں پکڑنے نہیں دیتی مبادا اس کا ہاتھ جل جائے، اسی طرح جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ یہ سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب ویابس کو نہیں کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام کو نہیں دیکھتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کے حقیقی انجام سے باخبر ہے۔ ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے مگر مضر دعاؤں کو بصورت رد قبول فرما لیتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خداتعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود نے دعا کی فلاسفی کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا کہ ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کیلئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ فرمایا کہ جیسے بچے کی چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک تعلق ہے، میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ رحمانیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کافر نعمت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کے ہر زمانہ میں زندہ نمونے ہیں اسی لئے صراط مستقیم پر چلنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ دیئے ہیں ان کو کام میں لاؤ۔ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ اور اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور سچی تبدیلی اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ خداتعالیٰ کے دیکھنے کیلئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہوگی تو وہ بہت دعائیں سنتا اور تائیدات کرتا ہے۔ خداتعالیٰ کی محبت انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر ایک پاک انسان بنا دیتی ہے۔ جہاں تک انسان کے اندر طاقت ہے وہ خداتعالیٰ کی رضامندی کی راہیں اختیار کرے اور پھر دعا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی کمزوریوں پر غور کرے اور پھر جب زور سے پکارے گا تو پھر اس کی روح چلائے گی یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی تو پھر معلوم ہوگا۔ فرمایا کہ پہلی سورۃ میں ہی دعا کی تعلیم دی ہے۔ اس سورۃ میں جو سب سے بڑی دعائیں کی گئی ہیں وہ دین کی دعائیں ہیں۔ سب سے مقدم دعا ہم کو اپنے دین کی مضبوطی کیلئے کرنی چاہئے۔ نماز کی اصل غرض دعا ہی ہے۔ جب انسان خدا کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور حاجات کو مانگتا ہے تو پھر اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے پس رمضان میں جبکہ بیوت الذکر میں نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ ہے تو نوافل کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا پیش فرمائی جس میں آپ یہ عرض کرتے ہیں کہ اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں اور میری پردہ پوشی فرما رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم راجہ غالب احمد صاحب لاہور اور مکرم ملک محمد احمد صاحب جرمنی واقف زندگی کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ

خدام واطفال سویڈن کی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ سویڈن کے دوران خدام واطفال کے ساتھ کلاس ہوئی۔ جس کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

21 جون	8:05pm, 12:30pm
22 جون	8:40am
26 جون	8:15pm, 12:45pm
27 جون	6:30am

خطبات امام کوئز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت خدام الاحمدیہ میں خطبات امام کوئز کروایا جا رہا ہے۔

نصاب

خطبات جمعہ سال 2012ء و 2013ء مکمل، خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء، 27 مئی 2005ء، 2 نومبر 2007ء، 30 مئی 2008ء، 6 جون 2014ء، 29 مئی 2015ء اور خطاب خلافت جوبلی 27 مئی 2008ء۔

☆ مقابلہ کا معیار ایک ہی ہوگا۔

☆ مجلس اور ضلع کی سطح پر یہ مقابلہ انفرادی اور تحریری ہوگا۔ جبکہ علاقہ کی سطح پر یہ مقابلہ ٹیموں کے مابین کوئز کی صورت میں ہوگا اور علاقہ سے دو بہترین ٹیمیں مرکز میں مقابلہ کیلئے آئیں گی۔

☆ مرکز میں پہلا مقابلہ ٹیموں کا تحریری پرچہ ہوگا جس کے بعد کوارٹر فائنل، سیمی فائنل اور فائنل مقابلہ جات ہوں گے۔

☆ جولائی کے آغاز میں مقابلہ شروع ہوگا۔

☆ پہلے مجلس، ضلع اور علاقہ میں پھر مرکزی مقابلہ جات ہوں گے۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری بیت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام بیت محمود رکھا گیا ہے۔ سب مردوزن نے اس بیت الذکر کی تعمیر میں بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں، بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے

جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر جس طرح حضرت مسیح موعود نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں

اس بیت الذکر کی تعمیر اور اوپر دو کمروں کی رہائشگاہ، دفاتر، لائبریری وغیرہ پر جو مجھے اندازہ خرچ دیا گیا ہے وہ تقریباً ساڑھے سینتیس ملین کرونر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس بیت الذکر اور اس کمپلیکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے۔ علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں

بیت محمود مالمو کی تعمیر کے سلسلہ میں افراد جماعت کے مالی قربانی کے واقعات کا روح پرور تذکرہ

بیت الذکر کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہو گا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور دعوت الی اللہ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی دین حق کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے ہماری جماعت کے لئے بیت الذکر کی ضرورت، اہمیت اور اس کی غرض وغایت اور تقاضوں کا تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو اہم نصائح

یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔ آپ سب نے کرنی ہے جو یہاں رہنے والے ہیں اور جو دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں۔ اس بیت الذکر کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر دین حق کی تعلیم کے اپنے نمونے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے ان کو آگاہ کرنا ہے۔ اصل حسن تو بیت الذکر کا اس وقت نظر آئے گا جب اس میں عبادت کرنے والے اس بیت الذکر میں عبادت کرنے کی وجہ سے روحانی حسن دکھائیں گے۔ اس بیت الذکر کے ظاہری حسن کو روحانی حسن میں بدل دیں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم نے کرنا ہے، یہاں کے رہنے والوں نے کرنا ہے کہ بیت الذکر کا جو ظاہری حسن ہے اس کو اندرونی اور روحانی حسن میں بدلنا ہے اور روحانی حسن ایک تسلسل چاہتا ہے، مسلسل کوشش چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی روحانی حسن کے اس تسلسل کو قائم رکھنے کا عہد کرے۔ اس بیت الذکر کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ دین حق کا بنیادی حکم ہے اور اس کو چھوڑ کر چندوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ خیال غلط ہے۔ زکوٰۃ جس پر فرض ہے اس کو توجہ دلائی جاتی ہے اور بار بار دلائی جاتی ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم توجہ نہ دلائیں جبکہ زکوٰۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے، اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیام نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اگر دوسرے چندوں اور تحریکات کے بارے میں کہا جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا کہ زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے۔ اس کا ایک نصاب ہے۔ اس کی کچھ شرطیں ہیں۔ اور نہ ہی اس سے تمام اخراجات پورے ہو سکتے ہیں اور جتنے وسیع کام اب جماعت کے دنیا میں ہو رہے ہیں ان کے لئے دوسرے چندوں پر توجہ دینا ضروری ہے اور وصیت اور باقاعدگی کے ساتھ اپنے اوپر فرض کر کے ماہوار جماعتی چندہ دینے کا نظام جو ہے یہ نظام تو حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ ہے

دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہی ملنی تھی اور ملی ہے۔ خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح دینی تعلیم کا پرچار کر رہا ہے، اسے پھیلا رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ جو عبادتوں کے قیام کے لئے بیوت الذکر بنا رہا ہے نہ کہ فتنہ وفساد کی جگہیں اور یہ چیزیں تمکنت کا باعث ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 مئی 2016ء بمطابق 13 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام بیت محمود مالمو سویڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ، سورۃ توبہ کی آیت نمبر 18 اور سورۃ الحج کی آیت نمبر 42 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمد للہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری (بیت الذکر) بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام بیت محمود رکھا گیا ہے۔ سب مردوزن نے اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ ایک بڑا منصوبہ تھا جبکہ یہاں کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی بہت بڑا منصوبہ تھا۔ کئی بیروزگار بھی ہیں یہاں، بوڑھے بھی ہیں، بچے بھی

ہیں، خانہ دار عورتیں بھی ہیں۔ لیکن جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں اور اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں حتی المقدور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہاں عورتیں، بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔ کون ہے جس کی خواہشات نہیں ہیں؟ کون ہے جس کی ضروریات نہیں؟ اور اس زمانے میں جب بے شمار دنیاوی اور مادی چیزیں توجہ کھینچ رہی ہیں، احمدیوں کی مالی قربانی دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ صرف ایک (بیت الذکر) کی تعمیر کا سوال نہیں ہے۔ (بیوت الذکر) کی تعمیر، نماز سینٹرز کی تعمیر و خرید، مشن ہاؤسز کی تعمیر اور خرید کے منصوبے مسلسل جاری ہیں اور اس کے علاوہ بیشمار اور اخراجات ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہ کام ہو رہے ہیں۔ اور پھر دوسرے چندے بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اپنی ضروریات اور تعمیرات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نسبتاً بہتر حالت میں رہنے والے احمدی غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی قربانیاں دے رہے ہیں یا غریب ملکوں کے رہنے والے احمدیوں کی معاشی حالات کی وجہ سے قربانیوں کے باوجود کمی رہ جاتی ہے اسے بھی بہتر حالت میں رہنے والے احمدی پورا کر کے ان ملکوں کی جماعتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ تو بہر حال جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ (دینی) روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی جیسا کہ میں نے کہا یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات پوری فرماتا رہے گا۔

اس (بیت الذکر) کی تعمیر اور اوپر دو کمروں کی رہائشگاہ، دفاتر، لائبریری وغیرہ پر جو مجھے اندازہ خرچ دیا گیا ہے وہ تقریباً ساڑھے سینتیس ملین کرونز کا ہے۔ یا 3.2 ملین پاؤنڈ، سوا تین ملین پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں۔ ہال اور مربی ہاؤس اور کچن وغیرہ بھی بنا ہے۔ ہال کی finishing اب ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کا خیال ہے کہ اب کچھ خرچ مزید ہوگا اور آٹھ دس ملین کرونز مزید خرچ ہوں گے۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ کے اکثر منصوبوں میں یہ ہوتا ہے کہ کافی کام ہم وقار عمل کے ذریعہ سے بھی کر لیتے ہیں اور اس لحاظ سے اخراجات میں کچھ بچت بھی ہو جاتی ہے۔ رضا کار والنٹیئرز کام کر رہے ہیں۔ بعض نے مجھے بتایا کہ دن رات یہاں رہے یا تھوڑی دیر کے لئے گھر جاتے تھے اور پھر آ جاتے تھے تا کہ جلدی کام ختم ہو اور افتتاح ہو سکے۔ لیکن پھر بھی بعض جگہیں جیسا کہ مَیں نے کہا مکمل نہیں ہو سکیں۔ یہ ٹھیکیدار یا مزدور جب ایک دفعہ داخل ہو جائیں تو پھر اپنی مرضی سے نکلتے ہیں۔ یہاں کی انتظامیہ کو یہ مارجن (margin) رکھ کر پھر مجھے دعوت دینی چاہئے تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں اور ان لوگوں کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس (بیت الذکر) اور اس کمپلیکس کی تعمیر میں کسی طرح بھی حصہ لیا ہے۔ بڑی خوبصورت (بیت الذکر) تعمیر ہوئی ہے۔ علاقے کے لوگ بھی اس کی خوبصورتی کی تعریف کر رہے ہیں۔ دو دن پہلے اخبار اور ریڈیو کے نمائندے یہاں آئے ہوئے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے یہی کہا کہ بڑی خوبصورت (بیت الذکر) تعمیر ہوئی ہے اور یہ اس علاقے کی خوبصورتی میں ایک بڑا اضافہ ہے۔

قربانی کی روح کا اظہار کس طرح بچوں، بڑوں نے کیا، اس کی چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ایک گیارہ سال کی بچی نے (بیت الذکر) کے چندہ کے لئے چند سو کرونز پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصے سے اس نے جو جیب خرچ جمع کیا تھا وہ (بیت الذکر) کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔

دس گیارہ سال کی ایک اَور بچی امیر صاحب کے پاس یا جو بھی چندے لینے والی انتظامیہ ہے ان کے پاس آئی اور پانچ سو کرونز (بیت الذکر) کی تعمیر کے لئے ادا کئے اور بتایا کہ اس کے پاس دو طوطے تھے جنہیں فروخت کر کے اس نے یہ رقم (بیت الذکر) کے لئے ادا کرنے کے لئے حاصل کی۔ یہاں ان ملکوں میں pet یا پالتو جانور رکھنے کا بڑا شوق ہے لیکن احمدی بچی نے یہاں کے بچوں کی طرح اپنے پالتو جانور کو ترجیح نہیں دی بلکہ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کو اپنے شوق پر ترجیح دی۔ حقیقتاً اصل شوق اور ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے جو احمدی بچے ہی سمجھ سکتے ہیں جن کو بچپن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے یہ ادراک پیدا ہو جاتا ہے کہ (بیت الذکر) کی تعمیر میں حصہ لینے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ شہروں کی بہترین جگہیں (بیوت الذکر) ہیں۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ قبیلوں میں (بیوت الذکر) بناؤ۔ محلوں میں، شہروں میں (بیوت الذکر) بناؤ۔ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ ہم ہر جگہ (بیوت الذکر) بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھ سے کئی جرنلسٹ سوال کرتے ہیں جہاں کہیں (بیت الذکر) بنا کر جاؤ، کہ یہاں کیوں بنائی گئی؟ کیا خصوصیت ہے؟ کس لئے بنائی گئی؟ یہاں بھی لوگوں نے سوال کیا۔ نہ مالمو (Malmö) کی خصوصیت ہے نہ کسی اور جگہ کی۔ ہمارا کام (بیت الذکر) بنانا ہے تا کہ جہاں کچھ احمدی ہیں جمع ہوں اور اپنا عبادت کا حق ادا کر سکیں۔

ایک بچی اعتکاف بیٹھی تھی اس نے یہاں انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنا زیور (بیت الذکر) کے لئے پیش کیا۔ بظاہر بہت قیمتی زیور نہ تھا مگر وہی زیور اس کی کل جمع پونجی تھی اور اس کے ماں باپ نے اسے تحفہ دیا تھا۔ اور اس بچی نے جماعت کے جس شخص کو زیور دیا اس کو تاکیداً کہا کہ میرے والدین کو نہیں بتانا کہ یہ زیور میں نے چندے میں دے دیا ہے۔

ایک اور واقفہ نو بچی بھی ایسی ہے جس نے تمام زیور اور جیب خرچ کی صورت میں جو رقم اس کو ملی ہوئی تھی اس نے ایک لفافے میں ڈال کر اور خط لکھ کر اپنے والد کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کہ یہی سب کچھ میرے پاس ہے اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جو مَیں اس (بیت الذکر) کے لئے خدا کے حضور پیش کر سکوں۔

ایسی نوجوان بچیاں بھی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے زیور کے شوق پورے نہیں کئے تھے، اپنا سارا زیور (بیت الذکر) کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا۔

بہت سی خواتین نے جن کے خاوندوں نے پہلے ہی اچھے وعدے کئے ہوئے تھے اور ادائیگی مکمل کر دی تھی، ان خواتین نے اپنے زیور اور جو جمع پونجی تھی وہ (بیت الذکر) کی تعمیر کے لئے ادا کر دی۔

یہ بتایا گیا ہے کہ دو خواتین یہاں ایسی تھیں جنہیں مالی قربانی کی استطاعت نہیں تھی یا ان کے پاس کچھ نہیں تھا مگر پاکستان میں والد کی طرف سے انہیں موروثی مکان ملا تھا۔ انہوں نے وہ مکان فروخت کر کے اس کی کل رقم جو وہاں لاکھوں میں تھی (بیت الذکر) کی تعمیر میں ادا کر دی۔

ایک خادم نے (بیت الذکر) میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدگی ہوگئی اور وعدہ جات کے سلسلہ میں جب ان سے رابطہ کیا گیا تو اس خادم کے والد نے کہا کہ اس خاتون سے علیحدگی ہوگئی ہے اس لئے وہ اپنا حصہ خود ادا کرے گی۔ لیکن اس نوجوان نے کہا نہیں، کیونکہ میں نے اس کی طرف سے وعدہ کیا تھا اس لئے علیحدگی کے باوجود مَیں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔ کہیں تو ایسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں جو عورت کے جائز حق بھی نہیں دیتے اور قضا کے فیصلے نہ ماننے کی وجہ سے بعض دفعہ ان کو تعزیر ہو جاتی ہے حالانکہ وہ ان کا فرض ہوتا ہے اور عورت کا حق ہوتا ہے۔ اور کہیں ایسے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ علیحدگی کے باوجود وعدے پورے کر رہے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ ہیں جو مومن کہلانے کے مستحق ہیں۔

مالمو جماعت کے ایک خادم جو وقتی نوکری کرتے تھے، عارضی نوکری تھی، پارٹ ٹائم نوکری تھی۔ جب انہیں (بیت الذکر) کا وعدہ بڑھانے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے اپنا وعدہ دس ہزار کرونز سے

بڑھا کر ایک لاکھ کرونر کر دیا اور اگلے ہفتے ہی پچاس ہزار کرونر ادائیگی کے لئے رقم لے کر (بیت الذکر) میں آ گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتنی رقم کہاں سے جمع کر لی؟ حالات تو ابھی فوراً ایسے نہیں ہیں اور وعدہ بھی کچھ عرصے کے لئے تھا۔ دو سال میں تقسیم تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے اپنی گاڑی بیچ دی ہے۔ کار بیچ کر اور جو بھی گھر میں اس کے علاوہ پیسے جمع تھے وہ ادائیگی کے لئے لے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کے نتیجہ میں انہیں مستقل نوکری بھی عطا فرما دی اور پہلے سے بڑھ کر اچھی اور نئی گاڑی خریدنے کی بھی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

یہ وہ قربانی کی روح ہے جو ہمیں بہت سے احمدیوں میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ یہاں مخصوص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ملکوں میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے بہت سے ایسے احمدی ہیں اور یہاں اور بھی ہوں گے۔ یہ چند مثالیں مَیں نے دی ہیں۔

اس (بیت الذکر) کی جگہ اور تعمیر اور گنجائش کے بارے میں بھی مختصر بتا دوں کہ (بیت الذکر) کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا جب کونسل کو درخواست پیش کی گئی تھی۔ اس کے لئے مکرم احسان اللہ صاحب نے پانچ ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا۔ یہ قطعہ ایک ٹیلے پر ہے اور ایک نمایاں جگہ پر واقع ہے۔ مین ہائی وے (Main Highway) یہاں قریب سے گزرتی ہے اور ناروے اور سویڈن کو پورے یورپ سے بھی ملاتی ہے اور اسی طرح سویڈن اور ناروے کے تمام بڑے شہروں کو بھی ملاتی ہے۔ بڑی مصروف ہائی وے ہے جہاں دُور سے ہی (بیت الذکر) کی خوبصورت اور بلند عمارت ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے اور توحید کا پیغام دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اپنا حق تعمیر کے بعد بھی ادا کرے اور (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ بھی یہ (بیت الذکر) توحید پھیلانے کا ذریعہ ہمیشہ بنی رہے اور اس کی حقیقی خوبصورتی جو دینی تعلیم کی خوبصورتی ہے اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے وہ روشن ہو کر چمکے۔

اس کمپلیکس کا کل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔ پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔ بڑی عمارات ہیں۔ (بیت الذکر) محمود main ہے۔ اس کا رقبہ 1494 مربع میٹر ہے یعنی تقریباً پندرہ سو مربع میٹر ہے۔ سپورٹس ہال ساڑھے سات سو مربع میٹر ہے۔ اس کے علاوہ اور عمارتیں ہیں۔ (بیت الذکر) کے دو ہال ہیں۔ ایک اوپر، ایک نیچے۔ مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے۔ یہاں بعض سوال کرنے والے سوال کر دیتے ہیں کہ آپ عورتوں کو تو علیحدہ کر دیتے ہیں، main (بیت الذکر) میں رہنے نہیں دیتے۔ یہاں ان لوگوں کا یہ اعتراض بھی دُور ہو جاتا ہے جو (دین حق) پر اعتراض کرنے کے راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہاں کافی جواب ہے کہ ایک ہی (بیت الذکر) کے بلاک میں دونوں ہال ہیں اور ایک طرح کے ہال ہیں۔ ان ہالوں میں ہر ایک میں پانچ پانچ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح جو سپورٹس ہال ہے اس میں سات سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو (1700) لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ آج تو باہر سے بہت سارے لوگ آئے ہوئے ہیں اس لئے (بیت الذکر) بھری نظر آ رہی ہے لیکن عام حالات میں گنجائش کے لحاظ سے یہ بہت وسیع (بیت الذکر) ہے۔ پورے ملک کی جماعت بھی اگر جمع ہو جائے تب بھی نصف جگہ نماز پڑھنے والوں کے لئے خالی رہے گی۔ ہالوں میں اوپر بھی خالی رہے گی، نیچے بھی خالی رہے گی۔ پس یہ یہاں کے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی تعداد بڑھائیں۔ آج تو افتتاح ہے۔ مَیں بھی آیا ہوں۔ لوگ بہت سارے باہر سے آئے ہیں اس لئے نظر آ رہا ہے کہ (بیت الذکر) بھری ہوئی ہے اوپر بھی، نیچے بھی، باہر بھی لوگ بیٹھے ہیں۔ لیکن عمومی حالات میں جیسا کہ میں نے بتایا کہ یہ (بیت الذکر) اتنی بڑی ہے کہ سارے ملک کی جماعت جمع ہو جائے تب بھی آدھی (بیت الذکر) خالی رہے گی۔ یہاں کے لوگوں کو اپنی تعداد بڑھانی چاہئے۔ یہاں کے لوگوں میں (دین حق) کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دُور کریں اور انہیں دُور کر کے توحید کی طرف لائیں۔ ان لوگوں سے ہمدردی کا یہ تقاضا ہے اور ان کا یہ حق ہے کہ جو احسان یہاں کی حکومتوں نے اور عوام نے اس ملک کے رہنے والوں نے ہمیں جگہ دے کر کیا ہے یا آپ کو جگہ دے کر آپ پر کیا ہے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں۔ (دین حق) کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہو گا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور (دعوت الی اللہ) کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی (دین حق) کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے اور یہی بات ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے ہمیں ایک جگہ توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت ہماری جماعت کو (بیوت الذکر) کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی (بیت الذکر) قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں (-) کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں (دین حق) کی ترقی کرنی ہو تو ایک (بیت الذکر) بنا دینی چاہئے پھر خدا خود (-) کو کھینچ لاوے گا۔ (یعنی دوسرے (-) بھی آ جائیں گے اور یہاں کے مقامی لوگوں سے بھی تعداد بڑھے گی) فرمایا ’’لیکن شرط یہ ہے کہ قیام (بیت الذکر) میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا‘‘۔

اس شرط پر ہمیشہ ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ نیت میں پورا اخلاص ہو اور کسی قسم کا شر اور فتنہ دلوں میں نہ ہو اور خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانیاں کی جائیں اور (بیت الذکر) بنائی جائے اور (بیت الذکر) کو آباد کیا جائے تو پھر بے انتہا برکت پڑتی ہے۔

فرمایا کہ ’’جماعت کی اپنی (بیت الذکر) ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اس (بیت الذکر) میں نماز باجماعت ادا کیا کریں‘‘۔ فرمایا کہ ’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے‘‘۔ یہ بڑی اہم بات ہے جو ہر جگہ کے رہنے والوں کو یاد رکھنی چاہئے، چاہے وہ ناروے کے ہیں، ڈنمارک کے ہیں یا دنیا کے دوسرے ملکوں کے ہیں کہ (بیت الذکر) کی آبادی کا مقصد بھی جماعت کی اکائی ہے۔ پس ہمیں اس اکائی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے‘‘۔ اتفاق میں، اتحاد میں، محبت میں، پیار میں بڑھیں ’’اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے‘‘۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں، جھگڑے، بدظنیاں یہ ختم کریں۔ فرمایا کہ ’’ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں‘‘۔

ہم نے جو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے تو اس لئے کہ (دین حق) کی تعلیم کو جو (-) نہ صرف بھول چکے ہیں بلکہ اس میں مختلف قسم کی بدعات پھیلا کر، فرقہ بازیوں میں لگ کر، (دینی) قدریں تو ایک طرف رہیں اخلاقی قدریں بھی بھلا بیٹھے ہیں۔ اس سے بچ کر ہمیں ذاتیات کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں دوسروں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور ایک اکائی ہمیں بننا چاہئے اور آپس میں اتفاق اور اتحاد پیدا کریں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے نمازوں اور (بیوت الذکر) کے حوالے سے جو ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں‘‘۔ جب صف بنا کر کھڑے ہوں تو برابر پاؤں رکھیں۔ ایڑھیاں ایک لائن میں ہوں۔ ایک سیدھ میں ہوں۔ ’’اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں‘‘۔ ایسے سیدھے ہوں کہ لگے کہ ایک ہی انسان ہیں۔

’’اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں‘‘۔ کسی میں زیادہ روحانیت ہے کسی میں کم ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو روحانیت کا نور ہے ایک دوسرے میں سرایت کرے۔ ’’وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے‘‘۔ یہ خواہش تھی آپ کی۔ خودی اور خودغرضی بالکل ختم ہو جائے اور ایک ہو جاؤ۔ فرمایا کہ ’’یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی (بیت الذکر) میں اور ہفتے کے بعد شہر کی (بیت الذکر) میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے (-) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے‘‘۔

نماز سے لے کے حج تک جتنے بھی احکام ہیں، عبادت ہے، ان کا مقصد کیا ہے؟ تا کہ (-) ایک قوم بن جائیں۔ اب بدقسمتی سے سب سے زیادہ تفرقہ اور پھوٹ اور فساد اس وقت (-) میں ہے۔ پس ہم احمدی ہیں جنہوں نے یہ نمونے قائم کرنے ہیں اور دنیا کو (دین حق) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’(بیوت الذکر) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب (بیت الذکر) ویران پڑی ہوئی ہیں۔‘‘ آپ نے (-) کی جو (بیت الذکر) تھیں ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ (بیت الذکر) کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے بھی ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی۔ (بیوت الذکر) کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

پس یقیناً قربانی کا جذبہ جو مردوں عورتوں اور بچوں میں ہے اس (بیت الذکر) کی تعمیر کے لئے نظر آتا ہے۔ خاص طور پر بچوں کی بے لوث اور معصومانہ قربانیاں جو ہر بناوٹ سے پاک ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں اور تعلیم نے ہمیں عمومی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اِدراک دیا ہے اور ہماری (بیت الذکر) بنانے کی سوچ دنیاداری کی غرض سے نہیں ہے۔ خالصةً عبادت کرنے والوں کے لئے (بیت الذکر) بنائی گئی ہے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کئے ہوئے ہر کام کے بعد یہ فکر کرنی چاہئے کہ کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد ہم اپنی زندگی کے بنیادی مقصد سے لاپرواہ نہ ہو جائیں۔ یہی نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ایک خوبصورت (بیت الذکر) تعمیر کر لی تو ہمارے فرائض ادا ہو گئے اور سب کام ختم ہو گئے۔ اس (بیت الذکر) کی تعمیر کے بعد ہمارا اصل کام اب شروع ہوا ہے۔ یہاں رہنے والوں کو اور ہر ایک کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ وَمَا خَلَقْتُ ...... (الذاریات:57) یعنی ہم نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا ہے ہم نے اس عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور عبادت کا حق سب سے زیادہ (بیوت الذکر) کی آبادی بڑھانے سے ہی ادا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں پہلے میں بیان کر آیا ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار کا اظہار دیکھیں، ان کو انعامات سے نوازنے کا اظہار دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ نماز باجماعت (بیت الذکر) میں آکر پڑھنے والے کو ستائیس گنا ثواب ہوتا ہے۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آدمی کی باجماعت نماز اس کی اس نماز سے پچیس گنا (بعض جگہ پر ستائیس گنا بھی ہے) بہتر ہے جو وہ اپنے گھر میں یا بازار میں پڑھے۔ اور یہ اس لئے کہ جب وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر وہ (بیت الذکر) کی طرف نکلے اس حال میں کہ اسے صرف نماز ہی نکال رہی ہے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اس کے ایک قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور دوسرے پر ایک گناہ دور کر دیا جائے گا اور جب وہ نماز پڑھے گا تو جب تک وہ اپنی جائے نماز میں رہے گا ملائکہ (فرشتے) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔ کیا دعا کریں گے؟ وہ کہیں گے کہ اے اللہ اس پر خاص رحمت فرما۔ اس پر رحم فرما اور فرمایا تم میں سے ایک آدمی نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث:647)۔ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ انتظار کا ثواب نہیں دیتا۔ انتظار کا بھی ثواب ہے جب (بیت الذکر) میں آکر نماز کے لئے انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (بیت الذکر) کو صبح شام جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث:662)

پس (بیوت الذکر) میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہو کر رہتے ہیں۔ اس (بیت الذکر) کی تعمیر کی شکرگزاری آپس میں پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے اظہار سے بھی ہم نے کرنی ہے۔ آپ سب نے کرنی ہے جو یہاں رہنے والے ہیں اور جو دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں۔ جب (بیت الذکر) میں جائیں تو (بیت الذکر) کے یہ حق بھی ادا کریں۔ اس (بیت الذکر) کی تعمیر کے بعد آپ نے پہلے سے بڑھ کر (دین حق) کی تعلیم کے اپنے نمونے لوگوں کو دکھانے ہیں اور اس سے ان کو آگاہ کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ (بیت الذکر) (-) بنانے کا ذریعہ بنے گی۔ اگر ہمارے عمل (دین حق) کی تعلیم کے مطابق نہیں، اگر ہم (دین حق) کا پیغام نہیں پہنچا رہے تو لوگ (بیت الذکر) کو دیکھ کر بیشک اس طرف متوجہ ہوں گے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہائی وے پر واقع ہے اور چمکدار گنبد دور سے لوگوں کی توجہ کھینچتا ہے لیکن یہ توجہ صرف ظاہری حسن کی طرف ہو گی۔ اصل حسن تو (بیت الذکر) کا اس وقت نظر آئے گا جب اس میں عبادت کرنے والے اس (بیت الذکر) میں عبادت کرنے کی وجہ سے روحانی حسن دکھائیں گے۔ پس جو وقتی جوش سے قربانیاں کی ہیں یقیناً وہ بھی قابل قدر ہیں۔ بعض میں وقتی جوش تھا، بعضوں کی کئی سال پہ پھیلی ہوئی قربانیاں ہیں خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کی طرف سے۔ لیکن مسلسل قربانیوں کا دَور تو اب شروع ہوا ہے کہ اس (بیت الذکر) کے ظاہری حسن کو روحانی حسن میں بدل دیں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم نے کرنا ہے، یہاں کے رہنے والوں نے کرنا ہے کہ (بیت الذکر) کا جو ظاہری حسن ہے اس کو اندرونی اور روحانی حسن میں بدلنا ہے اور روحانی حسن ایک تسلسل چاہتا ہے، مسلسل کوشش چاہتا ہے۔ پس ہر احمدی روحانی حسن کے اس تسلسل کو قائم رکھنے کا عہد کرے۔

یہ آیات جو میں نے شروع میں تلاوت کی ہیں اس میں پہلی آیت جو سورۃ توبہ کی ہے اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کی (بیوت الذکر) تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

پس (بیت الذکر) بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب انسان ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ ہر چیز کا دینے والا خدا تعالیٰ کو سمجھے۔ پھر آخرت پر ایمان ہے اس کی تفصیلات ہیں۔ بہت ساری چیزیں آخرت کے بارے میں آتی ہیں کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ لیکن اگر انسان صرف اس بات پر ہی غور کر لے تو پھر دنیاوی معمولی باتوں کے حصول پر اپنی سب طاقتیں خرچ کرنے کی بجائے، اپنا زور لگانے کی بجائے آخرت کے انعامات کا وارث اپنے آپ کو بنانے کے لئے کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَلَدَارُ ......۔ (یوسف:110) اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا یقیناً زیادہ بہتر ہے۔ اب ایک گھر تو (بیت الذکر) کی تعمیر کر کے ایک مومن

بناتا ہے لیکن اس گھر کی آبادی، (بیت الذکر) کی آبادی تقویٰ سے منسلک ہے۔ پس (بیت الذکر) کی تعمیر کا حق بھی تقویٰ پر چلنے سے ادا ہوگا اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، (لوگوں کے حق تلف کرنا، حق مارنا) ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے‘‘۔ گندے اور فضول اخلاق جو ہیں، بداخلاقیاں جو ہیں ان کو چھوڑے اور عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کو نہ صرف اختیار کرے بلکہ اس میں ترقی کرے۔ فرمایا ’’لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے‘‘۔ یہ ہیں اخلاق۔ یہ ہے تقویٰ کہ لوگوں سے بھی محبت اور پیار سے پیش آؤ۔ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ ان سے ہمدردی کرو قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہے۔ ہر ایک سے چاہے وہ (-) ہے، غیر (-) ہے، اپنا ہے، غیر ہے۔ ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے‘‘ ایسے کام وہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی نگاہ اس پر پڑے۔ فرمایا ’’ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں‘‘ جن میں یہ سب باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ ’’وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک خُلق کسی میں فرداً فرداً ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے‘‘۔ یہ سارے تمام اخلاق جو اچھے اخلاق ہیں وہ جب جمع ہو جائیں تو پھر متقی ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک نیکی کر لی۔ چندہ دے دیا، نیکی ہو گئی۔ نماز پڑھ لی، نیکی ہو گئی۔ نہیں۔ چندے بھی، نمازیں بھی، لوگوں کی خدمت بھی، لوگوں سے ہمدردی بھی، اچھے اخلاق بھی، اچھی بات بھی، یہ ہے متقی کی نشانی۔ فرمایا ’’جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں (متقی نہیں ہوسکتا)‘‘۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ اس (بیت الذکر) کا حق ادا کرنے کے لئے ایک بڑا انقلاب ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔

پھر قیام نماز کی طرف توجہ دلائی ہے اور قیام نماز پانچ وقت نماز باجماعت ہے۔ پس اس (بیت الذکر) کی خوبصورتی بھی نمازیوں کی تعداد پر ہے۔ ایسے نمازیوں کی تعداد پر جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں یا کرنے والے ہیں۔ پھر زکوٰۃ کی طرف توجہ دلا کر غریبوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلا دی۔ ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ نمازوں کے قیام اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے کے ساتھ لازماً اپنے مال کو پاک کرنے کی بھی فکر کرے گا اور مال پاک کرنے کا بہترین ذریعہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنا ہے اور مالی قربانی کا جو صحیح ادراک ہے وہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ احمدی کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ جہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے، اپنے مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور زکوٰۃ کو مخصوص کر کے بھی توجہ دلائی ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور یہ (دین حق) کا بنیادی حکم ہے اور اس کو چھوڑ کر چندوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ خیال غلط ہے۔ زکوٰۃ جس پر فرض ہے اس کو توجہ دلائی جاتی ہے اور بار بار دلائی جاتی ہے۔ مَیں کئی خطبات میں گزشتہ کئی سالوں سے اس پر بڑی تفصیل سے بعض موقعوں پر روشنی ڈال چکا ہوں اور پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم توجہ نہ دلائیں جبکہ زکوٰۃ کا تو خلافت کے نظام کے ساتھ بھی ایک لحاظ سے بڑا گہرا تعلق ہے کہ آیت استخلاف جس میں خلافت کے نظام کی ہدایت اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے، اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیام نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور اگر دوسرے چندوں اور تحریکات کے بارے میں کہا جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا کہ زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے۔ اس کا ایک نصاب ہے۔ اس کی کچھ شرطیں ہیں اور نہ ہی اس سے تمام اخراجات پورے ہو سکتے ہیں اور جتنے وسیع کام اب جماعت کے دنیا میں ہو رہے ہیں ان کے لئے دوسرے چندوں پر توجہ دینا ضروری ہے اور وصیت اور باقاعدگی کے ساتھ اپنے اوپر فرض کر کے ماہوار جماعتی چندہ دینے کا نظام جو ہے یہ نظام تو حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ ہے۔

بہرحال اس وقت میں اس کی تفصیلات میں نہیں جا رہا۔ میں نے اس کا ضمناً ذکر کر دیا۔ جو میں بتانا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ (بیوت الذکر) کی تعمیر کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور ان کو ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ کر بھی یہ توجہ ہوگی، آخرت پر نظر رکھتے ہوئے بھی یہ توجہ ہوگی، اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھا کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بھی جب کوشش کریں گے تو پھر ہی حق ادا ہوگا۔ نمازوں کے قیام کے ذریعہ بھی اور مخلوق کی خدمت کے ذریعہ بھی اس کا حق ادا ہوگا۔ دین کو تمکنت اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہی ملنی تھی اور ملی ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی حیثیت سے دنیا میں آئے اور آپ خاتم الخلفاء بھی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہی اس لئے کہ (دین حق) کی تعلیم کے حقیقی نمونے قائم ہوں۔ (دین حق) کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کریں اور دنیا کو بتائیں کہ (دین حق) کی خوبصورتی کیا ہے۔ پس آپ کے آنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا (دین حق) کی خوبصورتی دیکھ سکے۔

اور دوسری آیت جو میں نے تلاوت کی ہے وہ سورۃ حج کی آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ جب تمکنت عطا فرماتا ہے تو وہ جن خصوصیات کے حامل بنتے ہیں ان میں نماز کا قیام بھی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ نیک باتوں کو پھیلانا بھی ہے اور بری باتوں سے روکنا بھی ہے۔ اس زمانے میں جس کے ذریعہ دنیا میں تمکنت ملنی تھی جیسا کہ مَیں نے کہا وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ملنی تھی۔ خلافت کا نظام آپ کے ذریعہ سے ہی اس زمانے میں جاری ہونا تھا اور ہوا ہے اور آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں خلافت کا وہ نظام جاری ہے جو صحیح (دینی) تعلیم کا پرچار کر رہا ہے، اسے پھیلا رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ جو عبادتوں کے قیام کے لئے (بیوت الذکر) بنا رہا ہے نہ کہ فتنہ وفساد کی جگہیں اور یہ چیزیں تمکنت کا باعث ہیں یعنی (دین حق) کی تعلیم کو پھیلا کر جو عزت اور وقار اور طاقت پیدا کر رہی ہیں یا ان سے (دین حق) کو عزت وقار اور طاقت مل رہی ہے۔

پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس طرف سوچے، اس مقصد کو سمجھے اور اس کے لئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ اس آیت کی روشنی میں اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے سچے بندے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ سے مدد ملتی ہے۔ پھر اگر انسان سچا ہے، صحیح مومن ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد ملتی ہے۔ وہ اپنی تمام طاقتیں اور صلاحیتیں انسانیت کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ یہ سچے بندوں، مومنوں کی نشانی ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حق بھی ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور ایمان میں بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ تقویٰ سے زندگی بسر کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت میں بھی بڑھنے والے ہوں۔ (بیت الذکر) کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور (دعوت الی اللہ) کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ صرف مالی قربانی کا وقتی جوش ہی ہم میں نہ ہو صرف بلکہ روحانی ترقی کے مستقل جوش کو اپنی حالتوں میں طاری کرنے والے اور جاری کرنے والے ہوں تا کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جو ہم نے عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مرسلہ: مکرم وکیل المال اول تحریک جدید

رمضان دعاؤں کی قبولیت کا ایک خاص موقع ہے

امام وقت کی دعا کے حصول کیلئے تحریک جدید کی دعائیہ فہرست میں شامل ہوں

شکر ہے اس خدا کا جو ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں رمضان المبارک کو لے آیا جس کے ذریعہ ہمیں وہ روحانی ماحول میسر آیا جو توبہ کے دروازے کھولنے اور روحانی ترقی کی منازل طے کرنے کیلئے لازم وملزوم ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

’’غرض رمضان آتے ہی اللہ تعالیٰ کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ کر دیتا ہے اور بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف ایک رسہ پھینکا گیا ہے۔ جو آج بھی لٹک رہا ہے۔ اور آج بھی اس بات کا موقعہ ہے کہ تم اس رسہ کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاؤ۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 1938ء)

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان المبارک اور دعا کا خاص تعلق ہے ۔ دعا کی گہری وابستگی تحریک جدید کے ساتھ بھی ہے، تحریک جدید کے مطالبات میں سے انیسواں مطالبہ دعا کا مطالبہ ہے رمضان المبارک، دعا اور تحریک جدید کے اس تعلق کو حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ انداز نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

’’قرآن کریم میں روزوں کے احکام کے ذکر میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ ...... جب مومن روزے رکھیں قربانیاں کریں۔ اور استقلال سے قربانیاں کرتے چلے جائیں اور اس کے بعد دعاؤں سے کام لیں۔ تو دعا خالی نہیں جاتی بلکہ ضرور ان کو ان کے مقاصد میں کامیاب کرتی ہے۔ بعض لوگ غلطی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اور وہ حیران ہوتے ہیں۔ کہ جب خدا کا یہ وعدہ ہے تو پھر ان کی بعض دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ مگر یہ استدلال درست نہیں اس جگہ تمام دعاؤں کی قبولیت کا خدا تعالیٰ نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ میں اس دعا کرنے والوں کی دعا کو سنتا ہوں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اور اس سے پہلے رمضان اور روزوں کا ذکر ہے جو استقلال سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کا سبق دیتا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جن کا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ کوئی شخص دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔‘‘

مزید فرمایا:۔

’’اس کا تعلق بھی تحریک جدید کے ساتھ ہے کیونکہ میں نے انیسواں مطالبہ یہی رکھا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ترقی دے...... پس اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت ومشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ اور یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے آتا ہے...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے یہ کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 1938ء)

بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود نے جس پیارے حکیمانہ طریق پر تحریک جدید اور رمضان المبارک کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے رمضان المبارک اور تحریک جدید کو ایک ہی سکے کے دو رخ قرار دیا ہے ۔ یہ ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے۔ حضور پرنور کے اس لائحہ عمل پر لبیک کرنے کی سعی کرتے چلے جانا ہماری ذمہ داری ہے۔

اس بابرکت مہینے میں جہاں ہم اپنی بساط کے مطابق خود دعائیں کرتے ہیں اسی طرح ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے۔ اور کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں بھی زیادہ سے زیادہ ہمارے حق میں قبول ہوں ۔ تو اس لئے ہمیں کسی چھوٹے سے چھوٹے دعا کے موقعہ کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ بے شک امام وقت تو ہمارے لئے سراپا دعا ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دعائیں اسی وقت ہمارے حق میں قبول ہوں گی جب ہم خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔

پس متلاشیان قبولیت دعا خوش ہو جائیں! کہ قربانیوں اور قبولیت دعا کے اس بابرکت مہینے میں چندہ تحریک جدید سو فی صد ادا کر کے آپ اس دعائیہ فہرست کا حصہ بننے جا رہے ہیں۔ جو نظام جماعت کے تحت سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اس لئے 27 رمضان المبارک کو پیش کی جائے گی کہ یہ وہ تمام خدام، انصار، اطفال، لجنہ، ناصرات اور بچگان ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات اور خواہشات کی قربانی کر کے تحریک جدید کا چندہ سو فی صد ادا کر دیا ہے۔ اس لئے ان احباب جماعت کے لئے حضور انور سے دعا کی خصوصی درخواست کی جاتی ہے۔

چنانچہ تمام افراد جماعت سے التماس ہے کہ دعا کے اس موقعہ کو یہ سوچ کر ضائع نہ کریں کہ حضور تو سب کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور خدا کو ہمارے چندہ کی کیا حاجت ہے، بے شک امام وقت ہر کسی کیلئے دعائیں کرتے ہیں اور بے شک خدا کو ہماری ان حقیر قربانیوں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں، لیکن ہم سب خدا کے فضل اور اس کی رحمت کے متلاشی ہیں، اس لئے ہمیں اپنی دین و دنیا کی بھلائی کے لئے صرف دعاؤں کی نہیں بلکہ مقبول دعاؤں کی ضرورت ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے کہ بغیر استقلال کی قربانیوں کے دعا قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر رمضان المبارک میں اپنا تحریک جدید کا چندہ سو فی صد ادا کر دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی مقبول دعاؤں میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کی توفیق پائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم مرزا نعمان احمد پاشا صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم مرزا عمران احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمود احمد صاحب بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری ساس مکرمہ ناصرہ شکور صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالشکور صاحب مرحوم فیکٹری ایریا سلام ربوہ تین سال سے منہ اور گلے کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ کلثوم انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں 17 جون کو ان کے جبڑے کی سرجری ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

❁ مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2016ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ/ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ (انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔)

4۔ درخواست پر صدر صاحب/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2016ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔

انٹرویو/ ٹیسٹ 7 اور 8 اگست 2016ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔ انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ 4 اگست 2016ء کو نظارت تعلیم اور ادارہ میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کیلئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

منتخب امیدواران کی لسٹ 10 اگست 2016ء کو ادارہ/نظارت تعلیم میں لگائی جائے گی۔ منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 11 اگست کو ادارہ میں ہوگی۔

نوٹ: 1۔ انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

2۔ بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

3۔ حتمی داخلہ 31 دسمبر 2016ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ 1: خطبات امام کوئز

نوٹ: اس مقابلہ کی تفصیل اور نصاب کیلئے قائد صاحب ضلع سے رابطہ کریں۔

انعامات

پہلی 4 ٹیموں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دستخط شدہ اسناد دی جائیں گی۔ نیز

اول ٹیم: 2 عدد Kindle+60000 روپے نقد
دوم ٹیم: 2 عدد Kindle+35000 روپے نقد
سوم ٹیم: 2 عدد Kindle+10000 روپے نقد

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 21 جون

انتہائے سحر	3:23
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	7:19
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 جون 2016ء

12:30pm	حضور انور کے ساتھ خدام و اطفال سویڈن کی کلاس
8:05pm	حضور انور کے ساتھ خدام و اطفال سویڈن کی کلاس
9:15 am	درس القرآن
1:50 pm	رمضان المبارک۔ دینی و فقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

باسل میچنگ اینڈ ٹیلرلیس سنٹر
انیس مارکیٹ دکان نمبر 6 ریلوے روڈ ربوہ
عابد علی: 0321-6046043

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار: روزانہ صبح 10 تا 1:30 بجے تک، شام 5:30 تا 7:30 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ثروت ہوزری سٹور
لوکل و امپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراوزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کوریئر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر 24-25، PMA ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروز پور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

جنریٹر برائے فروخت
ایک عدد 1KV اچھی حالت میں
برائے رابطہ: 0331-4975077

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیو پیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

لاثانی گارمنٹس اب پیش کرتا ہے
یکم سے 29 رمضان المبارک تک اپنے معزز کسٹمرز کیلئے ایک شاندار ڈسکاؤنٹ آفر وہ بھی گارمنٹس کی مکمل ورائٹی پر **سمر کلیکشن** میں عید کیلئے نیو اور پرکشش ورائٹی آ گئی ہے۔ سٹاک محدود ہے۔
فائدہ اٹھائیں کہیں دیر نہ ہو جائے۔
لاثانی گارمنٹس فضل عمر مارکیٹ ربوہ
047-6215508,0333-9795470

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ DHL اور FedEx مناسب ریٹس
0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

ٹاپ برانڈز / ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
ماہ رمضان میں قیمتوں میں مزید کمی
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets & Coil
JK STEEL
Lahore

کریسنٹ فیبرکس سپیشل رمضان آفر
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے۔
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیپج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے

ڈیجیٹل شرٹس پیس	1150/-
بوتیک شرٹ ڈیزائنرز	850/-
تمام برانڈز کی A Class Replica کلاسک لان	1750/-

کرتے ہی کرتے، دوپٹے ہی دوپٹے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), **Fax:** 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , **E-mail:** info@erfolgteam.com

FR-10